بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النحل

(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾
يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا جس سے تم پیتے بھی ہو اور اُسی سے وہ نباتات بھی اگتی ہیں جن میں تم (مویشیوں کو) چراتے ہو۔ وہ تمھارے لیے اُسی سے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ یقیناً اِس میں اُن لوگوں کے لیے بہت بڑی نشانی ہے جو غور کریں[۷]۔ رات اور دن اور سورج اور چاند کو اُسی نے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور اُسی کے حکم سے ستارے بھی تمھارے

[۷] یعنی اِس بات کی نشانی کہ یہ کائنات مخلوق ہے اور اِس کا ایک ہی خالق ہے، زمین و آسمان میں ہر جگہ اُسی کی حکومت ہے، سب اُسی کی قدرت و حکمت اور رحمت و ربوبیت سے متمتع ہو رہے ہیں، اُس نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی ہے، وہ یقیناً ایک دن ایسا لائے گا جس میں اُن لوگوں پر انعام فرمائے گا جنھوں نے اپنی ذمہ داری پہچانی اور

ذَرَاَلَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾
وَہُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡہُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡہُ حِلۡیَۃً
تَلۡبَسُوۡنَہَا وَتَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یقیناً اِس میں اُن لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیں۔ اور یہ جو رنگ رنگ کی چیزیں اُس نے تمھارے لیے زمین میں بکھیر دی ہیں، اُن میں بھی یقیناً بہت بڑی نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو یاددہانی حاصل کریں[۸]۔ ۱۰-۱۳

وہی ہے جس نے سمندر کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے، اِس لیے کہ تم اُس سے (مچھلیوں کا) تازہ گوشت کھاؤ اور اُس سے زیور (کی وہ چیزیں) نکالو جنھیں تم پہنا کرتے ہو۔ اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اِسی (سمندر) میں (اُس کا سینہ) چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہیں، (اِس لیے کہ تم اُن میں سفر کرو) اور اِس لیے کہ اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو اور اِس لیے کہ (اُس کا) شکر کرو۔ ۱۴

اُن سے باز پرس کرے گا جو اندھے اور بہرے بن کر ایک شتر بے مہار کی زندگی گزارتے ہیں۔

۸؎ انسان کی جو صلاحیتیں اُس کی صحیح رہنمائی کرتی ہیں، اُنھیں بالترتیب یہاں 'یَتَفَکَّرُوۡنَ'، 'یَعۡقِلُوۡنَ' اور 'یَذَّکَّرُوۡنَ' سے تعبیر فرمایا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ''... یہ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف نزول ہے۔ انسان کی سب سے اعلیٰ صفت تو یہ ہے کہ وہ اِس کائنات میں تفکر کرے، اِسی تفکر سے اُس کو اِس کثرت کے اندر وحدت کی طرف رہنمائی اور اِس کائنات کی اصل غایت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہ اپنی عقل سے کام لے اور اِس کائنات کی ایک ایک چیز جس نشان منزل کی طرف انگلی اٹھا اٹھا کر اشارہ کر رہی ہے، اُس کی اِس یاددہانی سے فائدہ اٹھائے اور اندھے بھینسے کی طرح نہ چلے۔ اِنھی صفات کا حوالہ آگے اِسی سورہ کی آیات ۶۵، ۶۷، ۶۹ میں بالترتیب 'یَسۡمَعُوۡنَ'، 'یَعۡقِلُوۡنَ' اور 'یَتَفَکَّرُوۡنَ' کے الفاظ سے آیا ہے۔ یہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف صعود ہے۔ یعنی ایک معقول آدمی کے اندر کم از کم جو بات ہونی چاہیے، وہ یہ ہے کہ وہ معقول بات کو سنے اور اُس کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اگر یہ نہ ہو تو وہ سرے سے آدمی ہی نہیں ہے، بلکہ نرا دو ٹانگوں پر چلنے والا ایک جانور ہے۔ اور اُس کا اعلیٰ وصف یہ ہے کہ وہ اِس کائنات میں

وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَاَنْہٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾
اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا
تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ
غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾

اُسی نے زمین میں پہاڑ ڈال دیے ہیں، اِس لیے کہ وہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور (اُس میں) نہریں جاری کر دی ہیں[9] اور راستے نکال دیے ہیں، اِس لیے کہ راہ پاؤ (اور اِن کے علاوہ) دوسری علامتیں بھی ٹھیرائی ہیں[10] اور لوگ (آسمان کے) تاروں سے بھی راستہ پاتے ہیں۔ ۱۵-۱۶

پھر کیا جو پیدا کرتا ہے، وہ اُن کے برابر ہو جائے گا جو کچھ پیدا نہیں کرتے؟ تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو اُنھیں گن نہیں سکو گے۔ (اِس پر بھی ناشکری کرتے ہو)؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ (اُس نے تمھیں مہلت دے رکھی ہے تو اُس کی وجہ یہی ہے، مگر یاد رکھو کہ) اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ جنھیں یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کچھ پیدا نہیں کرتے، بلکہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔[11] ۱۷-۲۱

تفکر کرے، اِس لیے کہ اِسی تفکر سے علم صحیح اور معرفت حقیقی کے دروازے کھلتے ہیں اور قرآن درحقیقت انسان کی اِسی صلاحیت کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔'' (تدبر قرآن ۴/ ۳۹۶)

۹ اصل میں 'اَنْھٰرًا وَّسُبُلًا' کے الفاظ آئے ہیں۔ اِن کے لیے موزوں افعال عربیت کے اسلوب پر حذف کر دیے گئے ہیں، یعنی 'فَجَّرَ فِیْھَا اَنْھَارًا وَّمَھَّدَ فِیْھَا سُبُلًا'۔

۱۰ یہاں بھی وہی اسلوب ہے جس کا ذکر اوپر ہوا، یعنی 'جَعَلَ لِلسَّبِیْلِ عَلٰمٰتٍ'۔

۱۱ آیت کے الفاظ سے واضح ہے کہ یہ خاص اُن کے بزرگوں اور آبا و اجداد کا ذکر ہے جنھیں معلوم نہیں کیا کیا

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ وَّھُمْ
مُّسْتَکْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مَّا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَھُمْ
کَامِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾

تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ مگر جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے دل منکر ہیں اور وہ گھمنڈ میں پڑے ہوئے ہیں۔[12] اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرور نفس میں مبتلا ہیں۔ ۲۲-۲۳

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے پروردگار نے یہ کیا چیز اتاری ہے[13] تو کہتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔[14] یہ اِس لیے کہ قیامت کے دن وہ اپنے بوجھ بھی پورے اٹھائیں اور اُن لوگوں کے کچھ بوجھ بھی جنھیں وہ بغیر کسی علم کے گمراہ کر رہے ہیں۔[15] یاد رکھو، نہایت برا ہے وہ بوجھ جو یہ لوگ اٹھائیں گے۔ ۲۴-۲۵

قرار دے کر وہ اپنی حاجتوں کے لیے پکارتے اور اُن کی پرستش کرتے تھے۔

۱۲؎ مطلب یہ ہے کہ اُن کے دلوں میں انکار بس گیا ہے جس کی وجہ اِس کے سوا کچھ نہیں کہ داعی حق کی بات مان کر اپنے مزعومہ عقائد کو چھوڑ دینا اُنھیں اپنی ہتک محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ محض غرور نفس ہے جس کی بنا پر ایک واضح حقیقت کو جھٹلا رہے ہیں۔

۱۳؎ قرآن کی دعوت سے متاثر ہو کر یہ سوال، ظاہر ہے کہ پیرو اپنے لیڈروں سے کرتے ہوں گے تاکہ اُن کی راے معلوم کریں اور اُس کی روشنی میں اپنے لیے کوئی لائحۂ عمل طے کر سکیں۔

۱۴؎ مطلب یہ ہے کہ ماضی کے بے اصل قصے ہیں جو اپنے رنگ میں دہرائے جا رہے ہیں۔ اِن سے مرعوب یا ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں، وہی ٹھیک ہے۔ خدا کے نام سے یہ من گھڑت باتیں محض تمھیں گمراہ کرنے کے لیے پیش کی جا رہی ہیں۔

۱۵؎ اصل الفاظ ہیں: 'مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ'۔ اِن میں 'مِنْ' تبعیض کے لیے ہے۔ مطلب

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ
وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِ يَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا
السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾

اِن سے پہلے لوگوں نے بھی (اِسی طرح) چالیں چلی تھیں[16]۔ پھر اُن کی عمارت خدا نے بنیاد سے اکھاڑ دی تو اُس کی چھت اُن کے اوپر سے اُن پر آ رہی[17] اور اُس کا عذاب اُن پر وہاں سے آیا، جہاں سے اُن کو گمان تک نہ تھا۔ پھر (یہی نہیں)، قیامت کے دن اللہ اُنھیں اور بھی رسوا کرے گا اور اُن سے پوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے لیے تم لڑتے رہے تھے۔ جن کو علم دیا گیا تھا، وہ (اُس وقت) پکار اُٹھیں گے کہ آج اِن منکروں پر رسوائی اور بدبختی ہے۔ (اُن[18] پر) جن کی روح فرشتے اِس حالت میں قبض کریں گے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوں گے تو فوراً سپر ڈال دیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔ (فرشتے جواب دیں گے): کیوں نہیں، بے شک اللہ خوب

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

یہ ہے کہ گمراہ ہونے والے اپنی گمراہی کا بوجھ تو لازماً اٹھائیں گے، اِس لیے کہ خدا نے اُنھیں بھی عقل و فہم سے بہرہ مند فرمایا تھا، مگر اُن کے بوجھ میں سے کچھ حصہ اُن کے لیڈروں کو بھی بٹانا ہوگا جو اُنھیں گمراہ کرتے رہے۔ اِس پر 'بِغَيْرِ عِلْمٍ' کی قید بتا رہی ہے کہ رسولوں کی دعوت علم حقیقی پر مبنی ہوتی ہے اور اُس کے مقابلے میں جو کچھ بھی کہا جائے، وہ 'بِغَيْرِ عِلْمٍ' ہوتا ہے۔ علم و عقل کے مسلمات میں سے کوئی چیز اُس کی تائید میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

۱۶؎ یہ جو کچھ کر رہے تھے، چونکہ اپنی لیڈری کو بچانے کے لیے کر رہے تھے، اِس لیے قرآن نے اِسے چالوں سے تعبیر کیا ہے۔

۱۷؎ یہ اُس تباہی اور بربادی کی تصویر ہے جس سے یہ قومیں دوچار ہوئیں اور اُن کے تمدن اور اقتدار کی عمارت گویا اِس طرح ڈھے گئی کہ اُس کی دیواریں اور چھتیں، سب اُن کے اوپر آ پڑیں۔

۱۸؎ یہاں سے آگے تضمین ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اہل علم کی بات کو مخاطبین پر منطبق کر دیا ہے کہ جو آج

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾
وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اِس طرح کہ اُسی میں ہمیشہ رہو گے۔ سو کیا ہی برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کے لیے۔ ۲۶-۲۹

(دوسری طرف) جو خدا سے ڈرنے والے ہیں، جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے پروردگار نے یہ کیا چیز اتاری ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بہترین چیز اتاری ہے۔ (حقیقت یہ ہے کہ) جنھوں نے بھلائی اختیار کی، اُن کے لیے اِس دنیا میں بھی بھلائی ہے[۱۹] اور آخرت کا گھر تو اِس سے کہیں بہتر ہے اور کیا ہی خوب ہے خدا سے ڈرنے والوں کا گھر! (وہ) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے، اُن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، اُن کے لیے وہاں سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ اللہ ڈرنے والوں کو اِسی طرح صلہ دے گا۔ (اُن[۲۰] کو)، جن کی روح فرشتے اِس حالت میں قبض کریں گے کہ وہ پاک ہیں[۲۱]۔ فرشتے کہیں گے: تم پر سلامتی ہو، جنت میں جا کر رہیے اپنے اعمال کے صلے میں۔ ۳۰-۳۲

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اپنے غرور میں مست ہیں، وہ بھی اِسی حال کو پہنچیں گے۔

۱۹؎ یہ خاص طور پر اِس لیے فرمایا ہے کہ اُس وقت اِس کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی تھے جن کے لیے دنیا میں بھی غلبہ اور اقتدار لازمی تھا۔

۲۰؎ یہ اللہ تعالیٰ نے کلام کو اُسی طرح مطابق حال کر دیا ہے، جس طرح آیت ۲۸ میں ہوا ہے۔

۲۱؎ اصل میں لفظ 'طَیِّبِیْنَ' آیا ہے۔ یہ 'ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ' کے مقابل میں ہے۔

[باقی]